السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے محمد شفیع دریافت کرتے ہیں کہ خصی جانور کی قربانی کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ایک عیب ہے اور قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہیے وجاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے ذریعے چونکہ اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اس لیے قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہیے لیکن قربانی کے لیے جانور کا خصی ہونا عیب نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے لیے بعض اوقات خصی جانور کا انتخاب کرتے تھے حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ایسے مینڈھوں کی قربانی دیتے جو گوشت سے بھرپور اور خصی ہوتے تھے۔ (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ 5/196)

اگرچہ بعض اہل علم نے خصی جانور کی قربانی کو مکروہ لکھا ہے لیکن یہ موقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابل التفات ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں: "قربانی کے جانور کا خصی ہونا کوئی عیب نہیں ہے بلکہ خصی ہونے سے گوشت کی عمدگی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ (فتح الباری: 7/10)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:195